مدنی چینل دیکھتے رہیے

رسالہ نمبر: 97

مدینے کی مچھلی

تخریج شدہ

- ایثار کی تعریف 3
- مال سے تین طرح کے فوائد ملتے ہیں 13
- بچے کے روزے کا اہم ترین مسئلہ 21
- اپنی ضرورت کی چیز دے دینے کی فضیلت 26
- ایثار کا ثواب مفت لوٹنے کے نُسخے 27
- دم توڑتے وقت بھی ایثار! 33
- ایثار کی مدنی بہار 36
- لباس کے 14 مدنی پھول 39

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مدینے کی مچھلی [1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (44 صَفحات) آخِر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی ذات پر دوسرے مسلمان کی خاطر ایثار کا جذبہ بڑھے گا اور حُصُولِ جنّت کا سامان ہو گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

قیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو **سرورِ کائنات**، شاہِ موجودات، مَحْبوبِ ربُّ الْاَرضِ وَالسَّمٰوٰت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک پرچا اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وَزنی ہو جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟ **حضور** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیں گے: میں تیرا نبی **محمد** (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ **دُرُودِ پاک** ہے جو تُو نے مجھ پر پڑھا تھا۔

(کتاب حسن الظن باللّٰہ لابی بکر بن ابی الدنیا ج ۱ ص ۹۲ حدیث ۷۹ مُلَخَّصاً)

ہم تے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (۵ ربیع النور ۱۴۳۲ھ / 11-3-10) میں فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما بیمار تھے، اُن کو بھنی ہوئی مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خادِم حضرتِ سیِّدُنا نافِع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: تلاشِ بسیار (یعنی کافی ڈھونڈنے) کے بعد مجھے ڈیڑھ درہم کی ایک مچھلی مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیمًا میں مل گئی، میں نے اُسے بھُون کر خدمتِ سراپا سخاوت میں پیش کر دی، اتنے میں ایک سائل آ گیا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: نافِع! یہ مچھلی سائل کو دیدو۔ میں نے عرض کی: آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اس کی بڑی خواہش تھی اس لیے کوشش کر کے یہ مدینے کی مچھلی میں نے خریدی ہے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اِسے تناوُل فرمالیجئے میں اس مچھلی کی قیمت سائل کو دے دیتا ہوں۔ فرمایا: نہیں تم یہ مچھلی ہی اس کو دے دو۔ چنانچہ میں نے وہ مدینے کی مچھلی سائل کو دے دی اور پھر پیچھے جا کر اُس سے خرید لی اور آ کر حاضِر کر دی۔ ارشاد فرمایا: یہ مچھلی اُسی سائل کو دے دو اور جو قیمت اُس کو ادا کی ہے وہ بھی اُسی کے پاس رہنے دو۔ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا ہے: **جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔** (اِحیاءُ العُلوم ج ٣ ص ١١٤) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایثار کی تعریف

اے عاشقانِ رسول اور میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو اپنے نفس پر کس قدر قابو تھا کہ شدید خواہش کے باوُجود آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مدینے کی مچھلی نہ کھائی، حُصُولِ ثواب کی نیّت سے اپنی دُنیوی نعمت راہِ خدا میں ایثار فرمادی۔ ایثار کا معنٰی ہے: ''دوسروں کی خواہش اور حاجت کو اپنی خواہش وحاجت پر ترجیح دینا۔''

انگوروں کا ایثار

حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ایثار کی ایک اور حکایت ملاحظہ فرمایئے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما بیمار ہوگئے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خواہش ہوئی کہ جب انگور کا پہلی بار پھل آئے تو اُسے کھائیں، چنانچہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجۂ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا صَفِیَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ایک دِرہم کے انگور منگوا لئے، اتنے میں ایک سائل نے ان انگوروں کا سُوال کیا، حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: یہ انگور اس سائل کو دے دو، چُنانچِہ دیدیئے گئے۔ بی بی صاحِبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے دوبارہ ایک دِرہم کے انگور منگوائے۔ اُسی سائل نے پھر آکر سُوال کیا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہ انگور بھی اس کو دے دو، حتّٰی کہ بی بی صاحِبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے تیسری مرتبہ انگور منگوائے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۲۵۹ حدیث ۳۴۸۱) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے**

ہماری مغفرت ہو۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بچپن شریف کی ادائے مصطَفٰے

حضرت سیِّدُنا **عبداللّٰہ** بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو جس در سے **ایثار** کا جذبہ ملا، اُس کے بھی کیا کہنے! یعنی میرے پیارے پیارے **آقا مکی مَدَنی مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی یہ شان تھی کہ عالَمِ شِیر خواری (یعنی دودھ پینے کی عمر) میں بھی **عدل وانصاف** فرماتے تھے جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ سیِّدَتُنا حلیمہ سعدیّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی اپنی اولاد بھی چُونکہ دودھ میں شریک ہوتی تھی لہٰذا سلطانِ دو جہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو خواہ کتنی ہی بھوک ہوتی صرف ایک ہی طرف سے دُودھ نوشِ جان فرماتے (یعنی پیتے) تھے۔ (اَلْمواھِبُ اللَّدُنِّیَّۃ ج ۱ ص ۷۹ مُلَخَّصا) اِسی ایمان افروز ادائے **مصطَفٰے** کی طرف اشارہ کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، عاشقِ ماہِ رسالت، امام **اَحمد رضا خان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان اپنے نعتیہ دیوان، **حدائقِ بخشش** شریف میں فرماتے ہیں: ؎

بھائیوں کیلئے ترکِ پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفَت[1] پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] عدل۔انصاف۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان اپنے اندر کس قدر ایثار کا جذبہ رکھتے تھے! اپنی پسندیدہ چیز راہِ خدا میں دے دینا واقعی بہُت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ قرانِ کریم کے چوتھے پارے کی ابتدا میں ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ کا مبارک ارشاد ہے:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ (پ ٤، اٰل عمران آیت ٩٢)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

آیت کی تشریح

خزائنُ العِرفان میں اِس آیتِ مبارَکہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃُ اللہِ الہادِی لکھتے ہیں: (حضرتِ سیِّدُنا) حَسَن (بصری) علیہ رحمۃُ اللہِ القوِی کا قول ہے: جو مال مسلمان کو محبوب (یعنی پیارا) ہو اور اُسے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے خرچ کرے وہ اِس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(تفسیرِ خازِن ج ١ ص ٢٧٢)

شَکَر کی بوریاں

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ شکر کی بوریاں خرید کر صَدَقہ کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی گئی: اس کی قیمت ہی کیوں نہیں

صَدَقہ کر دیتے؟ فرمایا: **شُکر** مجھے محبوب ومرغوب (یعنی پیاری اور پسندیدہ) ہے اور میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اپنی **پیاری چیز** خرچ کروں۔ (تفسیرِ نسفی ص ۱۷۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پسندیدہ باغ

حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ **مدینۂ مُنَوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا میں تمام انصار سے زیادہ باغوں والے تھے۔ انہیں اپنے مال میں "بَیْرُحا" (نامی باغ) سب سے زیادہ پیارا تھا جو کہ **مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سامنے تھا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور وہاں کا بہترین پانی پیتے تھے۔ جب چوتھے پارے کی ابتدائی آیتِ کریمہ: **لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ** (ترجَمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو) نازِل ہوئی تو اُنہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہوکر عرض کی: مجھے اپنے اَموال میں "بَیْرُحا" سب سے پیارا ہے میں اس کو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں صَدَقہ کرتا ہوں۔ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاس اِس کا ثواب اور اس کا ذخیرہ چاہتا ہوں۔ **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ اسے وہاں خرچ فرمائیں جہاں ربِّ تعالٰی آپ کی رائے قائم فرمائے۔ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "بَخٍ ذٰلِكَ

مالٌ رَّابِحٌ" یعنی"خوب! یہ بڑا نفع کا مال ہے،" جوتم نے کہا میں نے سُن لیا، میری رائے یہ ہے کہ تم اسے اپنے اہلِ قرابت میں وَقف کردو۔ سیِّدُنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: یارسولَ اللہ! میں یہی کرتا ہوں۔ پھر سیِّدُنا **ابوطلحہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کردیا۔ (صَحیح بُخاری ج۱ ص ۴۹۳ حدیث ۱۴۶۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان "مِراٰۃُ المناجیح" جلد 3 صَفْحَہ 125 پر فرماتے ہیں: "**بَیْرُحا**" نام کے، محدثین نے آٹھ معنیٰ کئے ہیں: جن میں ایک یہ کہ "حاء" ایک آدمی کا نام تھا جس نے یہ کُنواں کُھدوایا تھا، چُونکہ یہ کُنواں اس باغ میں تھا، لہٰذا باغ کا نام بھی یہی ہوا، وہ کُنواں اب تک موجود ہے فقیر نے اُس کا پانی پیا ہے۔ مزید آگے چل کر فرماتے ہیں: حضور کو بھی یہاں کا پانی بَہُت محبوب تھا، اِسی لئے حُجّاج یا خبر ضرور اس کا پانی بَرَکت کیلئے پیتے ہیں۔ (آج کل "بَیْرُحا" کی زیارت نہیں ہوسکتی، نہ ہی اُس کا پانی پیا جاسکتا ہے کیوں کہ وہ **مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی توسیع میں شامل ہوچکا ہے۔ ہاں جانکار (یعنی معلومات رکھنے والے لوگ) **مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں اُس مخصوص مقام کی زیارت کروا سکتے ہیں جہاں "بَیْرُحا" تھا) مفتی صاحِب صَفْحَہ 126 پر حدیثِ پاک کے اِس حصّے

"خوب ! یہ تو بڑا نَفع کا مال ہے" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اے ابوطلحہ! تمہیں اس باغ کے وَقف کرنے میں بَہُت نَفع ہوگا، معلوم ہوتا ہے کہ حضورِ انور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اعمال کی قَبولیّت کی بھی خبر ہے اور یہ بھی کہ کس کا کونسا عمل کس درجے کا قَبول ہے (اور) یہ باغ کیوں قَبول نہ ہوتا! باغ بھی اچّھا تھا، وَقف کرنے والے بھی اچّھے یعنی صَحابی اور جن کے طُفیل وَقف کیا گیا وہ اچّھوں کے شَہَنشاہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

سارے اچھوں میں اچھا سمجھیے جسے
ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عُمدہ گھوڑا

"تفسیرِ خازِن" میں چوتھے پارے کی پہلی آیت

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ (پ ٤، اٰل عمران، آیت ٩٢)

ترجَمۂ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

کے تحت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا زید بن حارِثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اِس آیتِ مبارَکہ کے نُزُول پر اپنا عُمدہ و نفیس گھوڑا دربارِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں لائے عَرض کی: یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے "صَدَقہ" ہے۔ میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ گھوڑا اُن ہی کے فرزند سیِّدُنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ کو عطا فرما دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا زید رضی اللہ تعالٰی عنہ

نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری نیّت **صَدَقے** کی تھی۔ فرمایا: ''ربّ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارا **صَدَقہ** قَبول فرمالیا۔'' (تفسیرِ خازِن ج ۱ ص ۲۷۲) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فاروقِ اعظم کو کنیز پسند آئی تو آزاد کر دی

امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو لکھا کہ میرے لیے ایک کنیز خرید کر بھجوا دیجئے۔ اُنہوں نے بھیج دی، وہ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بَہُت پسند آئی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ آیتِ کریمہ **لَنْ تَنَالُوا** ... (آخر تک) پڑھ کر اسے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں آزاد فرما دیا۔ (تفسیر طَبَری ج ۳ ص ۳۴۶ رقم ۷۳۹۰) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ہمارے اندر بھی ایسا جذبۂ ایثار و قربانی پیدا ہو جائے کہ ہم بھی اپنی **پیاری چیزیں** راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں لٹا دیا کریں، افسوس! ہم تو اچھی اور عمدہ اَشیا کو جان کی طرح سنبھال کر رکھتے ہیں اور اگر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینا یا کسی کو تحفہ پیش کرنا ہو تو عموماً رَدّی قسم کی چیزیں ہی دیتے ہیں اور وہ بھی وہی جو کہ ہمارے لئے کار آمد نہیں ہوتیں! کس قدر محرومی کی بات ہے کہ جس **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں نعمتیں عطا فرمائی ہیں اُسی کی

عطا کردہ نعمتیں اُسی کی راہ میں دینے کیلئے ہم تیار نہیں ہوتے۔ ہماری چیزیں خواہ چوری ہوجائیں، سڑ جائیں، اِدھر اُدھر گم ہوجائیں پرواہ نہیں، آہ! ہمارا دل نہیں ہوتا تو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینے کو نہیں ہوتا۔

دے جذبہ تو ایسا ترے نام پر دوں
پسندیدہ چیزیں لُٹا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَبُوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عُمدہ اونٹ

اپنی پیاری چیز راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینے کا ایک اور ایمان اُفروز واقِعہ پڑھیے اور جھومیے۔ مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا **ابوذَر غِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا کی ایک قریبی بستی میں رہا کرتے تھے۔ گزر بسر کیلئے آپ کے پاس چند اُونٹ تھے اور ایک کمزور سا چرواہا۔ ایک بار خاندانِ بنو سُلَیم کے ایک صاحِب رضی اللہ تعالٰی عنہ حاضِرِ خدمت ہو کر عرض گزار ہوئے کہ حُضُور! مجھے اپنی صحبت میں رہنے کی اجازت مَرحَمت فرمائیے، فیض بھی حاصل کروں گا اور آپ جناب کے چرواہے کا ساتھ بھی دے دیا کروں گا۔ سیِّدُنا **ابوذَر** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے ساتھ رہنے کی شرط (گویا ''مَدَنی فیس'') یہ ارشاد فرمائی کہ آپ کو میری اطاعت (یعنی فرماں برداری) کرنی ہوگی۔ عرض کی: کس بات میں؟ فرمایا: **''جب میں اپنے مال میں سے کوئی چیز راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینے کا کہوں تو سب**

سے **بہترین شے دینی ہوگی۔**'' اُنہوں نے منظور کرلیا اور صحبتِ بابرکت سے فیضیاب ہونے لگے۔ ایک دن کسی نے سیّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی: حضور! یہاں ندی کے کَنارے کچھ غُرَبا آباد ہیں ہوسکے تو ان کی کوئی امداد فرمادیجئے۔ سُلَیمی صاحِب رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مجھے حکم دیا: ''ایک اونٹ لے آیئے۔'' میں گیا اور سب سے **عمدہ اُونٹ** لے جانے کا ارادہ کیا مگر میرے ذِہن میں آیا کہ یہ **اُونٹ** سیّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سُواری کیلئے کارآمد بھی ہے اور مُطیع (یعنی فرماں بردار) بھی۔ مقصود تو صِرف گوشت تقسیم کرنا ہے لہٰذا اس کے بدلے اس کے بعد کے درجے کی بہترین **اُونٹنی** پیش کردی۔ فرمایا: ''آپ نے خِیانت کی۔'' میں سمجھ گیا اور اُسی **اُونٹ** کو حاضِر کردیا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حکم فرمایا کہ ندی کے کَنارے جتنے گھر آباد ہیں سب کی گنتی فرمالیجئے اور میرا گھر بھی اُس میں شامل کرلیجئے، پھر اُونٹ کو نَحر کرکے سب کے گھروں میں برابر برابر گوشت پہنچادیجئے، میرے گھر میں بھی دوسروں کے مقابلے میں کوئی بوٹی زائد نہ جانے پائے اس کا خیال رکھئے۔ حُکم کی تعمیل کردی گئی۔ بعدِ فراغت مجھے طلب کرکے فرمایا: کیا آپ وعدہ بھول گئے تھے؟ میں نے عرض کی: مجھے وعدہ یاد تھا اور اوّل لیا بھی اُسی اونٹ کو تھا مگر مجھے خیال ہوا کہ یہ اُونٹ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سُواری کا ہے اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لیے بَہُت کارآمد بھی، محض آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ضَرورت کے پیشِ نظر اس کو چھوڑا تھا۔ فرمایا: واقِعی صِرف میری ضَرورت کے پیشِ نظر چھوڑ دیا تھا؟ عَرض کی: جی

ہاں۔ فرمایا: اپنی ضرورت کا دن نہ بتادوں؟ سُن لو! میری ضرورت کا دن تو وہ دن ہے جس دن میں قَبْر کے گڑھے میں تنہا ڈال دیا جاؤں گا، باقی رہا مال، تو اس کے تین حصّے دار ہیں: (۱) ''تقدیر'' جو مال لے جانے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتی (۲) ''وارِث'' جو تیرے مرنے کا منتظر رہتا ہے کہ کب تُو مرے اور وہ تیرے مال پر قبضہ کرلے (۳) تیسرا حِصّے دار تُو خود ہے (جب تقدیر اور وارث مال لینے کے مُعاملے میں کوئی رِعایت نہیں کرتے تو تُو اپنا حصّہ لینے میں کیوں پیچھے رہتا ہے؟ جتنا بن پڑے عمدہ سے عمدہ ترین مال راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دے کر اپنی آخرت کیلئے جمع کر لے) یہ فرما کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے چوتھے پارے کی اِبتدائی آیتِ کریمہ تلاوت کی:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ (پ ۴، اٰل عمران، آیت ۹۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

اور فرمایا کہ اِسی لیے جو مال مجھے سب سے زیادہ پسند ہوتا ہے اس کو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خَرچ کر کے اپنی آخرت کیلئے ذخیرہ کرتا ہوں۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور ج ۲ ص ۲۶۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! ہمیں بھی سیِّدُنا ابوذَرغِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جذبۂ **ایثار** کے سمندر کا کوئی آدھا قطرہ ہی نصیب ہو جاتا! افسوس صد کروڑ افسوس! اپنی پسند کی چیز راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنا تو گویا ہماری ڈِکشنری میں ہے ہی نہیں! بس ہر دم مالِ مفت کی طلب میں ہی

دل پھنسا رہتا ہے، بالخصوص جو زیادہ ثواب کا کام ہو اُس میں خَرچ کرنے کیلئے نَفس قطعاً اجازت نہیں دیتا مَثَلاً قراٰنِ کریم یا دینی کتاب وغیرہ خرید کر پڑھنا اگرچہ زیادہ ثواب کا باعث ہے مگر جی چاہتا ہے کہ چندے سے یا تحفے میں مل جائے تو اچھا، سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں میں پلّے سے خُرچ کرنے کا بے اندازہ ثواب ہے مگر ہمارے نفسِ ستم گر کا بُرا ہو یہ بد بخت یہی ذِہن بناتا رہتا ہے کہ کوئی دوسرا خرچ اُٹھائے تو ہی سفر کرنا، بلکہ جو دن قافِلے میں سفر کے اندر گزریں ان کی اُجرت بھی ملنی چاہئے۔ ہائے! ہائے! اِس حرص و آز بھرے انداز کے ساتھ ربِّ بے نیاز جَلَّ جَلالُہٗ کو کس طرح راضی کیا جا سکے گا۔

سَرورِ دیں! لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش شریف)

مال سے تین طرح کے فوائد ملتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنو! سنو! اے مال کے متوالو سنو! خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بندہ کہتا ہے: میرا مال ہے! میرا مال ہے! اور اسے تو اس کے مال سے تین ہی طرح کا فائدہ ہے: (۱) جو کھا کر فنا کر دیا (۲) پہن کر پُرانا کر دیا یا (۳) عطا کر کے آخِرت کیلئے جمع کیا اور اس کے سِوا جانے والا ہے کہ اَوروں کیلئے چھوڑ جائے گا۔ (صَحیح مُسلِم ص ۱۵۸۲ حدیث ۲۹۵۹)

وارث کا مال

محبوبِ ربِّ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص ایسا ہے کہ جس کو اپنے وارِث کا مال اپنے مال سے اچھا لگے؟ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ایسا کون ہوسکتا ہے جس کو اپنے مال سے دوسرے کا مال عزیز ہو؟ اِس پر سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنا مال وہی ہے جو (راہِ خدا میں خرچ کرکے) آگے بھیج دیا جائے اور جو باقی چھوڑ دیا جائے وہ وارِث کا مال ہے۔ (بُخاری ج ٤ ص ٢٣٠ حدیث ٦٤٤٢)

مَرَضُ الموت میں بھی ایثار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! کوئی اپنی زندگی ہی میں مال سے مسجد وغیرہ بنوا کر ثوابِ جاریہ کی ترکیب بنانے میں کامیاب ہوجائے! رہی اولاد، تو ان سے اگر کوئی مالدار آدمی یہ امّید رکھتا ہو کہ یہ ثوابِ جاریہ کی ترکیب کریں گے تو اس کی شاید بہت بڑی بھول ہے، آج کل ترکے کی تقسیم میں جو اولاد خونریزی تک سے باز نہیں رہتی وہ خاک اپنے مرحوم باپ کو راحت پہنچانے کا سامان کرے گی! ایثار کا ذِہن بنائیے یِہی آخرت میں کام آئے گا۔ ذرا دیکھئے تو سہی! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین ثواب کی حرص میں ایثار کے مُعامَلے میں کس قَدَر آگے بڑھے ہوئے تھے چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی ''اِحْیاءُ الْعُلُوم'' میں نَقل کرتے ہیں: حضرتِ

سیِّدُنا بِشر بن حارِث رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مَرَضُ الموت میں مُبتَلا تھے، کسی نے آکر سُوال کیا: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنی قمیص اُتار کر اُسے دیدی، اپنے لئے اُدھار کپڑا حاصِل کیا اور اُسی میں اِنتِقال فرمایا۔ (إحياءُ العُلوم ج۳ ص ۳۱۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سخاوت میں حیرت انگیز جلدی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف نیکیوں کے کتنے حریص ہوتے تھے کہ مَرَضُ الموت میں بھی ثواب کمانے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا یہ حضرات نیکی کمانے میں بسا اوقات تو اس قدر جلدی فرماتے کہ حیرت ہوتی ہے چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن "فتاوٰی رضویہ" جلد 10 صَفْحَہ 84 پر فرماتے ہیں: سیِّدُنا وَابنِ سیِّدُنا، امام اِبنُ الامام، کریم اِبنُ الکرام حضرتِ امام محمد باقِر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک قَبائے نفیس (یعنی عمدہ اَچکن۔شیروانی) بنوائی۔ طہارت خانے میں تشریف لے گئے، وہاں خیال آیا کہ اسے راہِ خدا میں دیجئے فوراً خادِم کو آواز دی، قریبِ دیوار حاضِر ہوا۔ حُضور نے قبائے مُعلّٰی (اَچکن مبارک) اُتار کر دی کہ فُلاں محتاج کو دے آ۔ جب باہَر رونق افروز ہوئے، خادِم نے عرض کی: اس دَرَجہ تعجیل (یعنی اس قدر جلدی) کی وجہ کیا تھی؟ فرمایا: کیا معلوم تھا کہ باہَر آتے آتے نیّت

میں فرق آجاتا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

نیکی میں جلدی کرنی چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ المُبِین نیکی میں کس قدر جلدی کرتے تھے مُبادا (یعنی ایسا نہ ہو کہ) قَلب مُنقَلِب ہو جائے (یعنی دل کا ارادہ بدل جائے) اور نیکی سے محرومی کا سامنا ہو۔ لہٰذا جب بھی نیکی کا ذِہن بنے فوراً کر لینی چاہئے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''نیک اعمال میں جلدی کرو۔''

(سُنَنِ اِبن ماجہ ج۲ ص ٥ حدیث ١٠٨١)

رُقعَہ پڑھے بِغیر درخواست منظور کر لی

افسوس! اکثر لوگ اوّل تو راہِ خدا میں دیتے نہیں، دیتے ہیں تو بُہت سوچ سمجھ کر، خوب تحقیق کر کے، دَھکّے کھلا کر، رُلا رُلا کر، بے دلی کے ساتھ اور وہ بھی **زکوٰۃ** جو کہ مال کا میل ہے اور وہ بھی بُہت ہی تھوڑی مِقدار میں بُہت بڑا احسان رکھ کر دیتے ہیں! جبکہ دیکھا جائے تو زکوٰۃ دینے والے کو سوچنا چاہئے کہ مُحسن میں نہیں، احسان تو اُس کا ہے جو میری زکوٰۃ یعنی میرے مال کا مَیل اُٹھاتا ہے۔ کاش! ایسا ہو جائے کہ غریبوں کو تلاش کر کے، ان کی خدمت میں حاضِر ہو کر نہایت احترام کے ساتھ زکوٰۃ پیش کرنے کی سعادت حاصِل کی جائے۔ ایسوں کی ترغیب کے لئے **چار حکایت** پیشِ خدمت ہیں:

﴿1﴾ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 404 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**ضیائے صَدَقات**'' صَفْحہ 209 تا 210 پر ہے: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فوراً فرمایا: ''تمہاری حاجت پوری کردی گئی'' عرض کی گئی: اے نواسۂ رسول! آپ اس کا رُقعہ (رُق۔عہ) پڑھتے اور پھر اس کے مطابق جواب دیتے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: وہ (اُتنی دیر تک) میرے سامنے ذِلّت کے ساتھ کھڑا رہتا تو پھر اس کے بارے میں اللہ تعالٰی مجھ سے پوچھتا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج٣ ص٣٠٤) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

دل دولت سے نہیں بھلائی سے خریدا جا سکتا ھے

سُبْحٰنَ اللہ! راکِبِ دوشِ مصطَفٰے، سیِّدُ الْاَسخیا سیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خشیتِ الٰہی کو اپنے مال پر مقدّم رکھا اور اسی میں فلاح وکامیابی ہے کہ مال کی مَحبَّت **اللہ** کی مَحبّت پر غالب نہیں آنی چاہئے۔ بے شک مال سے بَہُت کچھ خریدا جا سکتا ہے مگر دل نہیں خرید سکتے! چنانچہ ﴿2﴾ حضرت سیِّدُنا ابنِ سمّاک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مجھے اُس شخص پر تعجُّب ہوتا ہے جو مال خَرچ کر کے غلام تو خریدتا ہے لیکن نیکی (وبھلائی) کے ذَرِیعے آزاد لوگوں (کے دلوں) کو نہیں خریدتا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج٣ ص٣٠٤) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

سخی وہ نہیں جو صرف مانگنے پر دے

﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مانگنے والوں کو (مانگنے پر) دیتا ہے وہ سخی نہیں، سخی تو وہ ہے کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کرنے والوں کے سلسلے میں اللہ تَعَالٰی کے حقوق کو خود بخود پورا کرتا ہے اور شکریہ کا لالچ بھی نہیں رکھتا کیونکہ وہ مکمّل ثواب کے حُصول کا یقین رکھتا ہے۔ (ایضاً) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

دوست کی خبر گیری نہ کرنے پر افسوس

﴿4﴾ ایک شخص نے اپنے دوست کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ کہا: مجھ پر چار سو درہم قرض ہیں۔ صاحِبِ خانہ نے چار سو دِرہم اُس کے حوالے کر دیئے اور روتا ہوا واپس آیا، بیوی نے کہا: اگر آپ کو ان درہموں کا دینا شاق (یعنی دشوار و ناگوار) تھا تو نہ دیتے۔ اُس نے کہا: میں تو اِس لئے رو رہا ہوں کہ مجھے اُس کا حال اُس کے بتائے بِغیر معلوم نہ ہو سکا حتّٰی کہ وہ (بے چارہ) میرا دروازہ کھٹکھٹانے پر مجبور ہوا۔

(اِحیاءُ العُلُوم ج۳ ص۳۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، کمال یہ نہیں کہ ضرورت مند دوست مانگنے آئے اور ہم اُس کو دے دیں، کمال تو یہ ہے اُس کی مالی کمزوریوں پر ہماری نظر ہو اور اِس سے پہلے کہ وہ شرماتا لجاتا ہم سے اپنا حال کہے ہم اُس کی خود جا کر اِمداد کر دیں۔

ہمیں اپنے فضل و کرم سے تُو کر دے

سخاوت کی نعمت عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نِرالی مہمان نوازی

''خزائنُ العرفان'' میں ہے: بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ایک بار ایک بھوکا شخص حاضِر ہوا، سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تمام اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْھُنَّ کے گھروں میں معلوم کروایا کہ کوئی کھانے کی چیز مل جائے مگر کسی کے یہاں کوئی کھانے کی چیز نہ تھی ۔ شاہِ خیرُ الانام صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان سے فرمایا: ''جو شخص اس کو مہمان بنائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر رحمت فرمائے ۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوگئے اور مہمان کو اپنے دولت خانے پر لے گئے ، گھر جاکر اپنے بچّوں کی اَمّی رضی اللہ تعالٰی عنہا سے دریافت کیا: گھر میں کچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا: صِرف بچّوں کیلئے تھوڑا سا رکھا ہے ۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: بچّوں کو بہلا پُھسلا کر سُلا دو ۔ اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چَراغ دُرُست کرنے کے بہانے اُٹھو اور چَراغ بجھا دو، تاکہ مہمان اچھی طرح کھالے ۔ یہ ترکیب اس لیے کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہلِ خانہ اس کے ساتھ نہیں کھارہے ورنہ اِصرار کریگا اور کھانا تھوڑا ہے ، اِس لیے مہمان بھوکا رہ جائے گا ۔ اس طرح حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رضی

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابنِ سنی)

اللہ تعالٰی عنہ نے مہمان کو کھانا کِھلا دیا اور خود اہلِ خانہ نے بُھوکے رہ کر رات گزار دی۔ جب صبح ہوئی اور بارگاہِ نُبُوَّت میں حاضِر ہوئے۔ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرتِ ابوطَلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھ کر فرمایا: رات فُلاں فُلاں کے گھر میں عجیب مُعامَلہ پیش آیا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں سے بَہُت راضی ہے اور سُورۂ حَشر کی یہ آیت نازِل ہوئی:

وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ(۹) (پ٢٨ الحشر، آیت ٩)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو تَرجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید مُحتاجی ہو اور جو اپنے نَفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وُہی کامیاب ہیں۔

(خزائنُ العرفان ص ٩٨٤ بِتَصَرُّف)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

آقا دوسرے دن کے لئے کھانا نہ بچاتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مَدَنی حکایت پر غور کرنے سے عِبرت کے بَہُت سارے **مَدَنی پھول** مُیَسَّر آتے ہیں۔ مَثَلاً **شَہَنشاہِ دوعالَم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کس قدر سادَگی کے عالَم میں زندَگی گزار رہے تھے کہ کسی بھی اُمُّ المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر سے رات کو کھانا برآمد نہ ہوا۔ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے تَوَکُّل کا عالَم یہ تھا کہ آپ دوسرے دن کیلئے کھانا بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا

عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ''ہم نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حالانکہ کھا سکتے تھے مگر (کھانے کے بجائے) ایثار کر دیا کرتے تھے۔''

(اَلتَّرغیب وَالتَّرهِیب ج ٤ ص ٩٢ حدیث ٨٦)

بچّے کے روزے کا اَہم ترین مسئلہ

بیان کردہ مدنی حکایت میں بچوں کیلئے رکھا ہوا تھوڑا سا کھانا بچوں کے بجائے مہمان کو کھلا دینے کے تعلُّق سے مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: علماءِ کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السّلام نے اس مُعامَلے کو اس پر محمول کیا (یعنی اس سے مراد یہ) ہے کہ بچّے بھوکے نہیں تھے بلکہ بِغیر بھوک کے مانگ رہے تھے جیسا کہ بچّوں کی عادت ہوتی ہے، ورنہ اگر وہ بھوکے ہوتے تو مہمان سے پہلے بھوکے بچّوں کو کھلانا واجِب تھا اور وہ واجب کو کیسے تَرک کر سکتے تھے۔ (کیوں کہ واجِب کا تارِک گنہگار ہوتا ہے) حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی زوجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف فرمائی ہے۔ (اشعۃُ اللّمعات ج ٤ ص ٧٤٠) اس شرحِ حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کو بھوک لگنے کی صورت میں انہیں کھانا کھلانا ماں باپ پر واجِب ہوجاتا ہے۔ یہاں ایک مسئلہ قابلِ توجُّہ ہے اور وہ یہ کہ چھوٹے بچّے کو رَمَضانُ المبارَک میں روزہ رکھوانا اگرچِہ جائز ہے مگر وہ بھوک کے سبب کھانا مانگے تو ماں باپ کیلئے ان کو کھلانا واجِب ہوجائے گا چاہے وہ اُس کی زندَگی کا پہلا روزہ ہو اگر بِلا اجازتِ شَرعی نہیں کھلائیں

گے تو گنہگار اور جہنَّم کے حقدار ہو جائیں گے۔

ہو مہمان نوازی کا جذبہ عنایت

ہو پاسِ شریعت عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اُحُد پہاڑ جتنا سونا ہو تب بھی۔۔۔۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالَم مدار، سَخیوں کے سردار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ سَخاوت آثار ہے: **"اگر میرے پاس اُحُد (پہاڑ) کے برابر سونا ہو تو بھی مجھے یہی پسند آتا ہے کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں کہ ان میں سے میرے پاس کچھ رہ جائے، ہاں اگر مجھ پر دَین (یعنی قرض) ہو تو اس کیلئے کچھ رکھ لوں گا۔"** (صَحیح بُخاری ج٤ ص٤٨٣ حدیث٧٢٢٨)

سنّتوں کے ڈنکے بجانے والو!

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **مَحبَّت** کا دم بھرنے والو اور سنّتوں کے ڈنکے بجانے والو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اُحُد پہاڑ** کے برابر بھی سونا ہو تو اُس کو اپنے پاس رکھنے کیلئے تیّار نہیں، اور ایک ہم ہیں کہ عشقِ رسول کے دعوے کے باوُجُود مال جمع کرنے کی فِکر سے ہی خَلاصی (یعنی چھٹکارا) نہیں پاتے۔ افسوس! حلال اور حرام کی تمیز تک اُٹھتی جا رہی ہے۔

ہماری اسلامی بہنیں بھی خوب سونا جمع کرنے کی شوقین ہوتی ہیں، سارا سونا اور مال لٹا دینا تو ایک طرف رہا اپنے سونے کی **زکوٰۃ** تک ادا کرنے کیلئے بعض خواتین تیار نہیں ہوتیں! اور نفس و شیطن کے بہکاوے میں آکر کہتی سنائی دیتی ہیں کہ ہم کماتی نہیں ہیں، زکوٰۃ تو وہ ادا کریں جو کماتے ہیں! حالانکہ ایسا نہیں، اگر سونے کے زیور وغیرہ کسی کے پاس ہوں اور زکوٰۃ کے شرائط پائے جائیں تو **زکوٰۃ** فرض ہو جائیگی۔ سونے (GOLD) سے پیار کرنے میں حد سے بڑھنے والیاں ایک عبرت انگیز حدیثِ پاک سنیں اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزیں اور آج تک گزشتہ زندگی کی جتنی **زکوٰۃ** ذمّے ہے حساب لگا کر فوری طور پر ساری کی ساری ادا کر دیں اور بلا اجازتِ شرعی ہونے والی تاخیر کی توبہ بھی کریں۔

آگ کے کنگن

نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربارِ گُہر بار میں دو عورتیں حاضِر ہوئیں، ان کے ہاتھوں میں **سونے کے کنگن** تھے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے اِستِفسار فرمایا یعنی پوچھا: تم اِن کی **زکوٰۃ** دیتی ہو؟ وہ بولیں: نہیں۔ فرمایا: کیا تم پسند کرتی ہو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں **آگ کے کنگن** پہنائے؟ وہ بولیں: نہیں۔ تو فرمایا: ان کی **زکوٰۃ** دیا کرو۔ (تِرمِذی ج۲ ص۱۳۲ حدیث ۶۳۷) زکوٰۃ کی تفصیلی معلومات کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 491 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''فیضانِ زکوٰۃ'' کا مُطالعہ نہایت مفید ہے۔

بی بی فاطمہ کا ایثار

راکبِ دوشِ مصطفٰے، سیِّدُالْاَسْخِیا، امامِ ہُمام سیِّدُنا امام حسن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک روز ایک وقت کے فاقے کے بعد ہمارے یہاں کھانے کی ترکیب بنی، میرے باباجان مولیٰ مشکلکشا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور میرے چھوٹے بھائی حضرتِ امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کھانے سے فارغ ہو چکے تھے مگر امّی جان سیِّدۃُ النِّسا فاطِمۃُ الزَّہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ابھی نہیں کھایا تھا، انہوں نے جونہی روٹی پر ہاتھ بڑھایا کہ دروازے پر ایک سائل نے صدا دی: "اے بنتِ رسولُ اللّٰہ! میں دو وَقت کا بھوکا ہوں میرا پیٹ بھر دیجئے۔" امّی جان رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فوراً کھانے سے ہاتھ روک لیا اور مجھے حکم دیا کہ جاؤ! یہ کھانا سائل کو پیش کر دو، مجھے تو ایک وَقت کا فاقہ ہے اور اس نے دو وَقت سے نہیں کھایا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کِھلانے پلانے کا عظیمُ الشّان ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیِّدہ خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالٰی عنہا

نے فاقے کے باوُجُود اپنا کھانا **ایثار** فرما دیا! افسوس! اہلِ بیتِ نبُوَّت سے محبت کا دم بھرنے کے باوُجُود ہم اپنی ضرورت کا بچا کچا کُھچا کھانا بھی کسی کو پیش کرنے کے بجائے آیندہ کیلئے فرِیج میں رکھ چھوڑتے ہیں۔ یقین مانئے! بھوکوں کو کھانا کھلانا اور پیاسوں کو پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اِس ضِمن میں **دو فرامینِ مصطَفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم مُلاحَظہ ہوں: **﴿1﴾** جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کِھلائے، تو **اللہ** عزّوجلّ اُسے بروزِ قِیامت جنت کے پھل کھلائے گا اور جو کسی مسلمان کو پیاس میں پانی پلائے، تو **اللہ** تعالیٰ اُسے بروزِ قِیامت مُہر والی پاک وصاف شراب پلائے گا اور جو مسلمان کسی بے لباس مسلمان کو کپڑا پہنائے، تو **اللہ** تعالیٰ اُسے جنت کے **سبز کپڑے** پہنائے گا۔ (ترمذی ج ٤ ص ٢٠٤ حدیث ٢٤٥٧) **﴿2﴾** جو کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلا کر سیر کر دے تو **اللہ** عزّوجلّ اُسے جنت میں اُس دروازے سے داخِل فرمائے گا جس میں سے اس جیسے لوگ ہی داخِل ہوں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج ٢٠ ص ٨٥ حدیث ١٦٢)

کھلانے پلانے کی توفیق دیدے
پئے شاہِ کرب و بلا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انوکھا دستر خوان

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوالحسن انطا کی علیہ رحمۃُ اللہ الباقی کے پاس ایک بار بہت

سے مہمان تشریف لے آئے۔ رات جب کھانے کا وَقت آیا تو روٹیاں کم تھیں، چُنانچِہ روٹیوں کے ٹکڑے کر کے دَسترخوان پر ڈالدیئے گئے اور وہاں سے چَراغ اُٹھادیا گیا، سب کے سب مہمان اندھیرے ہی میں دَسترخوان پر بیٹھ گئے، جب کچھ دیر بعد یہ سوچ کر کہ سب کھا چکے ہونگے چَراغ لایا گیا تو تمام ٹکڑے جُوں کے تُوں موجود تھے۔ ایثار کے جذبے کے تحت ایک لقمہ بھی کسی نے نہ کھایا تھا کیونکہ ہر ایک کی یِہی مَدَنی سوچ تھی کہ میں نہ کھاؤں تاکہ ساتھ والے اسلامی بھائی کا پیٹ بھر جائے۔ (اِتحافُ السّادۃ ج۹ ص ۷۸۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اپنی ضَرورت کی چیز دے دینے کی فضیلت

اللہ ! اللہ ! ہمارے اَسلاف کا **جذبۂ ایثار** کس قَدَر حیرت ناک تھا اور آہ! آج ہمارا جذبۂ حرص وطَمع کہ جب کسی دعوت میں ہوں اور کھانا شروع کیا جائے تو ''کھاؤں کھاؤں'' کرتے کھانے پر ایسے ٹوٹ پڑیں کہ ''کھانا اور چبانا'' بھول کر ''نگلنا اور پیٹ میں لڑھکانا'' شروع کر دیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا دوسرا اسلامی بھائی تو کھانے میں کامیاب ہو جائے اور ہم رہ جائیں! ہماری حرص کی کیفیت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ ہم سے بن پڑے تو شاید دوسرے کے منہ سے نوالہ (نِ۔والہ) بھی چھین کر نگل جائیں!۔ کاش! ہم بھی ''ایثار'' کرنا سیکھیں۔ **سلطانِ دوجہاں** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: ''جو **شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر** (دوسرے کو) **ترجیح**

دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔" (اِتحافُ السّادَة للزّبیدی ج۹ ص ۷۷۹)

ہمیں بھوکا رہنے کا اَوروں کی خاطر
عطا کر دے جذبہ عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایثار کا ثواب مُفت لوٹنے کے نُسخے

کاش! ہمیں بھی ایثار کا جذبہ نصیب ہو، اگر خَرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بِغیر خَرچ کے بھی ایثار کے کئی مَواقِع مل سکتے ہیں۔ مَثَلاً کہیں دعوت پر پہنچے، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیّت سے نہ اُٹھائیں کہ ہمارا دوسرا بھائی اُس کو کھالے۔ گرمی ہے کمرے کے اندر یا سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں مسجِد کے اندر کئی اسلامی بھائی سونا چاہتے ہیں، خود پنکھے کے نیچے قبضہ جمانے کے بجائے دوسرے اسلامی بھائی کو موقع دیکر ایثار کا ثواب کما سکتے ہیں۔ اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اندر بھیڑ کی صورت میں دوسرے اسلامی بھائی کو بَاِصرار اپنی نِشَست پر بِٹھا کر اور خود کھڑے رہ کر، کار میں سفر کا موقع مُیَسَّر ہونے کے باوُجود دوسرے اسلامی بھائی کیلئے قربانی دیکر اُسے کار میں بِٹھا کر اور خود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کر کے، سنّتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں آرام دِہ جگہ مل جائے تو دوسرے اسلامی بھائی پر جگہ کُشادہ کر کے یا اُسے وہ جگہ پیش کر کے، کھانا کم ہو اور کھانے والے زیادہ ہوں تو خود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شمار مَواقِع پر اپنے نفس

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

کو تھوڑی سی تکلیف دیکر مُفت میں ایثار کا ثواب کمایا جاسکتا ہے۔

ایثار کا ثواب بے حساب جنّت

حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الوالی "اِحیاءُ العُلُوم" میں نَقل کرتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا: اے موسیٰ (علیہ السّلام)! کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ عمر بھر میں چاہے ایک ہی مرتبہ **ایثار** کرے اور میں بروزِ قیامت اُس سے حِساب طلب کرتے ہوئے حیا نہ فرماؤں! اُس کا مقام **جنت** ہے، وہ جہاں بھی چاہے رہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۳۱۸)

جب جنت کی دُعا دیتا ہوں تو مالی ایثار سے کیوں رُکوں!

حضرتِ سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا کہ **سخاوت** کسے کہتے ہیں؟ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: بھائیوں سے بھلائی کا سلوک کرنا اور مال عطا کرنا **سخاوت** ہے۔ مزید فرمایا: میرے والِدِ ماجِد علیہ رَحمَةُ اللّٰہ الواجِد کو وِراثت میں پچاس ہزار درہم ملے تو اُنہوں نے تھیلیاں بھر بھر کر اپنے بھائیوں کو تقسیم کر دیئے اور فرمایا کہ میں جب نَماز میں **اللہ** تعالٰی سے اپنے بھائیوں کے لئے (سب سے عظیم دولت) **جنت** کا سُوال کیا کرتا تھا تو اب (دنیائے فانی کے حقیر) مال میں ان سے بُخل کیوں کروں؟ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۳۰۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

سخاوت کی خصلت عنایت ہو یا رب!

دے جذبہ بھی ایثار کا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بکری کی سِری

کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **بطورِ ہَدِیّہ** (ہَ۔دِی۔یَہ یعنی تحفہ) **ایک صَحابی** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھر **بکری کی سری** بھیجی تو اُنہوں نے یہ فرما کر کہ فُلاں میرا اسلامی بھائی اِس **سری** کا مجھ سے زیادہ ضَرورت مَند ہے، وہ **سری** اُس کے گھر بھیج دی تو اُنہوں نے کہا کہ فُلاں مجھ سے بھی زیادہ حاجت مند ہے اور یُوں وہ **سری** اُس صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھر بھجوا دی۔ اِس طرح ایک نے دوسرے کے گھر اور دوسرے نے تیسرے کے گھر اُس **سری** کو بھیجا یہاں تک کہ وہ **بکری کی سری** سات گھروں میں گھومتی ہوئی پھر سے پہلے ہی صَحابی کے پاس پہنچ گئی۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج ۳ ص ۲۲۹ حدیث ۳۸۵۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

قطبِ مدینہ نے ایثار کرنے والے تاجر کی حکایت بیان فرمائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ غربت و اِفلاس کے باوُجود ہمارے صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان کے اندر کس **قَدَر جذبۂ ایثار** تھا کہ ہر ایک اپنے آپ پر دوسرے کو ترجیح دیتا تھا اور آہ! آج حالات **بالکل بَرعَکس** (یعنی الٹ) ہیں، اکثر لوگ اپنے ہی بھائی کا گلا کاٹنے میں مَصرُوف ہیں۔ میرے پیر و مرشد سیِّدی **قطبِ مدینہ** حضرتِ

مولانا ضیاءالدین علیہ رحمۃُ اللہِ المبین تُرکوں کے ''دَورِخدمت'' سے مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعظِیمًا میں سُکُونت پذیر ہوگئے تھے۔آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا وِصال شریف ۳ذُوالحِجۃِ الحرام ۱۴۰۱ سِنِ ہجری مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعظِیمًا میں ہوا اور جنت البقیع میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمتِ بابَرَکت میں کسی نے عرض کی: حُضور! جب آپ شروع میں مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعظِیمًا آئے اُس وقت کے مسلمان کیسے تھے؟ فرمایا: ایک بندۂ مالدار کثیر مقدار میں مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعظِیمًا کے غربا میں کپڑے تقسیم کرنا چاہتا تھا لہٰذا اِس غرض سے ایک کپڑے کے دوکاندار سے اس نے کہا کہ مجھے فُلاں کپڑے کے اِتنے اِتنے تھان درکار ہیں، دوکاندار نے کہا: ''آپ کا مطلوبہ کپڑا میرے پاس موجود ہے مگر مہربانی فرما کر آپ سامنے والی دوکان سے خرید لیجئے، کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری بکری اچّھی ہوچکی ہے مگر اُس بے چارے کا دھندا آج کم ہوا ہے۔'' فرمایا: کہ پہلے کے مسلمان ایسے مُجَسَّمِ اِخلاص وایثار تھے اور آج کے مسلمانوں کو تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ان کی اکثریت کس طرح مال سمیٹنے اور ایک دوسرے کا گلا کاٹنے میں مشغول ہے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

نِرالے ڈاکو

کہا جاتا ہے کہ پہلے کے راہِ مدینہ کے قُطّاعُ الطَّریق یعنی ڈاکو بھی عجیب ہوا

کرتے تھے، جب ڈاکوؤں کی جماعت حاجیوں کا قافِلہ لوٹنے لگتی تو حاجی اُن کو سلام کرتے، ڈاکو سلام کا جواب نہ دیتے، اگر وہ سلام کے جواب میں **وَعَلَیکُمُ السَّلام** کہہ دیتے تو اُن کو لوٹنے سے باز رہتے اور اگر لُوٹنے کے بعد **سلام کا جواب** دیدیتے تو لُوٹا ہوا مال لَوٹا دیتے۔ کیوں کہ **ڈاکو السَّلامُ علیکم** (یعنی تم پر سلامتی ہو) اور **وَعَلَیکُمُ السَّلام** کا معنیٰ (اور تم پر بھی سلامتی ہو) خوب سمجھتے تھے یعنی اُن کا ذِہن یہ ہوتا تھا کہ جس کو اپنی زَبان سے ''سلامتی کی دعا'' دیدی اب اُس کو کیسے لُوٹیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ہرگز یہ مُراد نہیں کہ سلام کا جواب نہ دینے سے ڈاکوؤں کیلئے مَعَاذَاللہ ڈکیتی جائز ہو جاتی تھی، بس ہمیں اس سے یہ درس حاصل کرنا ہے کہ ہم جس کو سلام کریں اُس کے بارے میں یہ تصوُّر کریں کہ ہم نے اُسے اپنی ذات سے پہنچنے والے ہر قسم کے شر سے ''سلامت'' قرار دیدیا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے **تو واقِعی** ہمارا مُعاشَرہ مَدَنی مُعاشَرہ بن جائے۔ **مسلمان کو سلام کرتے وقت کی نیّت** بھی ذِہن نشین فرما لیجئے۔ چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، ''**101 مَدَنی پھول**'' صَفْحہ 2 پر ہے: بہارِ شریعت حصہ 16 صَفحہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خُلاصہ ہے: ''**سلام** کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو **سلام** کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا **حرام** جانتا ہوں۔'' (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۰۲)

اے مدینے کے تاجدار سلام   اے غریبوں کے غمگسار سلام

اُس جوابِ سلام کے صدقے   تاقیامت ہوں بے شمار سلام

وہ سلامت رہا قیامت میں

پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنا کھانا کتّے پر ایثار کر دیا!

حُجّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاءُ العُلُوم جلد3 میں فرماتے ہیں: منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن جعفر علیہ رحمۃُ اللہ الاکبر اپنی کسی زمین کو دیکھنے نکلے اور اَثنائے راہ (یعنی راستے میں) کسی **باغ** میں اُترے، وہاں ایک غلام کو کام کرتے دیکھا، جب اُس کے پاس کھانا آیا تو کہیں سے ایک **کُتّا** بھی آپہنچا، غلام نے ایک ایک کر کے **تین روٹیاں** اُس کے آگے ڈالیں، وہ کھا گیا۔ سیِّدُنا عبداللہ بن جعفر علیہ رحمۃُ اللہ الاکبر نے غلام سے پوچھا: آپ کو دن میں کتنا کھانا ملتا ہے؟ عرض کی: وُہی جو آپ نے دیکھا۔ پوچھا: وہ سب تو آپ نے کتّے پر **ایثار** کر دیا! عرض کی: اِس عَلاقے میں کتّے نہیں ہوتے، یہ کہیں دُور سے آنکلا ہے، غریب بھوکا تھا، مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ میں سیر ہو کر کھاؤں اور یہ بے چارہ بے زَبان جانور بھوکا رہے۔ فرمایا: آپ آج کیا کھائیں گے؟ عرض کی: **فاقہ** کروں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن جعفر علیہ رحمۃُ

اللہ الاکبر اُس غلام کے **ایثار** سے بے حد مُتأثِّر ہوئے، چُنانچہ باغ کے مالِک سے وہ باغ، غلام اور بقیّہ سامان وغیرہ خرید لیا، غلام کو آزاد کر کے وہ باغ وغیرہ سب کچھ اُسی کو بخش دیا۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ص۳۱۸)

کتّے کے ایثار کی عجیب حکایت

سُبحٰنَ اللّٰہ! خوش نصیب غلام کا ایثار صد کروڑ مرحبا! اس کے ایثار کا دنیا میں بھی کس قدر عمدہ صِلہ مِلا کہ دم زَدَن میں آزاد ہو کر باغ کا مالِک بن گیا۔ خیر یہ تو انسان تھا، ایک کتّے کے ایثار کی عجیب حکایت ملاحَظہ فرمایئے چُنانچہ بعض صُوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: ہم "طَرَسُوس" سے جہاد کیلئے روانہ ہوئے، شہر سے ایک **کتّا** بھی پیچھے ہو لیا۔ جب شہر کے دروازے سے باہَر نکلے تو وہاں ایک مرا ہوا جانور پڑا تھا، ہم ایک بلند جگہ پر بیٹھ گئے، وہ کُتّا شہر کی طرف چلا گیا، کچھ دیر بعد واپَس آیا تو اکیلا نہیں تھا، اُس کے ساتھ تقریباً **20 کتّے** مزید تھے، آتے ہی سارے بے مُردار پر جُھپٹ پڑے مگر وہ **کتّا** دُور ہٹ کر بیٹھ گیا اور دیکھتا رہا۔ جب وہ کھا چکے تو چلے گئے! یہ کتّا اٹھا اور بچی کُھچی ہڈّیاں نوچتے اور کھانے لگا، پھر وہ بھی واپَس چلا گیا۔ (ایضاً ص ۳۱۹)

دم توڑتے وَقت بھی ایثار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتّے کی ایثار کی حِکایت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول ہیں، گویا کتّا ہمیں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے زبانِ حال سے کہہ رہا

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

ہے کہ میں تو کتا ہو کر بھی ایثار کا جذبہ رکھتا ہوں، مجھے حقیر سمجھ کر دھتکارنے والو! تم تو ذرا ایثار کر کے دکھاؤ۔ افسوس! ہماری حالت بہت پتلی ہو گئی ہے ورنہ ہمارے اسلاف ایسے نہ تھے، وہ تو دنیا سے جاتے جاتے بھی ایثار کے نقوش چھوڑ جاتے تھے چنانچہ **حضرتِ سیّدُنا حُذَیفہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **یرموک** کی جنگ میں بہُت سے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان شہید ہو گئے۔ میں پانی ہاتھ میں لئے زخمیوں میں اپنے **چچازاد بھائی** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو تلاش کر رہا تھا، آخر اُسے پالیا، وہ دم توڑ رہے تھے، میں نے پوچھا: اے ابنِ عَم! یعنی اے چچازاد بھائی رضی اللہ تعالٰی عنہ آپ پانی نوش فرمائیں گے؟ کپکپاتی ہوئی آواز میں آہستہ سے کہا: جی ہاں۔ اتنے میں کسی کے کراہنے کی آواز آئی، جاں بلب چچازاد بھائی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اشارے سے فرمایا: پہلے اُس زخمی کو پانی پلا دیجئے۔ میں نے دیکھا وہ **حضرتِ ہشام بن عاص** رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے، اُن کی سانس اُکھڑ رہی تھی میں انہیں پانی کیلئے پوچھ ہی رہا تھا کہ قریب ہی کسی نے آہِ سرد دل پُر درد سے کھینچی۔ حضرتِ ہشام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: پہلے اُن کو پلایئے، میں جب اُن **زخمی** کے قریب پہنچا تو ان کو میرا پانی پینے کی حاجت نہ رہی تھی کیوں کہ وہ شہادت کا جام پی چکے تھے۔ میں فوراً حضرتِ ہشام رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف لپکا مگر وہ بھی شہید ہو چکے تھے۔ پھر میں اپنے چچازاد بھائی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف پہنچا تو وہ بھی شہادت پا چکے تھے۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن۔ (کیمیائے سعادت ج۲ ص ٦٤٨)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے صَحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان کا **جذبۂ ایثار! اللہ! اللہ!** دم لبوں پر ہے مگر ہر ایک کی یِہی آرزو ہے کہ مجھے پانی ملے یا نہ ملے بس میرا اسلامی بھائی سیراب ہوجائے اوراسی طرح ایک دوسرے پر پانی کا **ایثار** کرتے ہوئے تینوں پانی پینے کے بدلے شہادت کا جام نوش کرجاتے ہیں۔

پانی کا ایثار کرنے والا جنّتی ہو گیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 404 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**ضیاءِ صَدَقات**'' صَفْحَہ 260 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے **مروی** ہے، آقائے **مظلوم**، سرورِ **معصوم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: دو شخص صحرا سے گزر رہے تھے، ان میں ایک عبادت گزار تھا جبکہ دوسرا گنہگار، تو عابد (یعنی عبادت گزار) کو پیاس لگی یہاں تک کہ وہ شدّتِ پیاس سے گر پڑا تو اس کے ساتھی نے اسے دیکھا کہ وہ بے ہوشی کی حالت میں پڑا ہوا ہے، اُس نے سوچا کہ ''اگر یہ نیک بندہ مرگیا حالانکہ میرے پاس پانی بھی ہے، تو **اللہ** تعالٰی کی طرف سے میں کبھی بھلائی نہ پاسکوں گا، اور اگر میں نے اس کو پانی پلادیا تو میں مرجاؤں گا۔'' بَہَر حال اُس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا اور (اس عابد کی مدد کا) ارادہ کیا کچھ پانی اس پر چھڑکا باقی اُسے پلادیا تو وہ کھڑا ہوگیا اور (دونوں نے) صَحرا طے کرلیا۔ (مرنے کے بعد جب) گنہگار کا حساب ہوگا تو اُسے جہنّم کا حکم سُنا دیا جائے گا۔ اُسے فِرِشتے لے کر چلیں گے، اُسی لمحے اُس کی نظر (اُسی) نیک

بندے پر پڑے گی، وہ کہے گا: اے فُلاں! کیا تو نے مجھے پہچانا؟ تو وہ (عابد) کہے گا: تو کون ہے؟ کہے گا: میں وُہی ہوں جس نے بیابان والے دن تیری جان بچائی تھی! تو وہ کہے گا: ہاں ہاں پہچان گیا۔ تو وہ نیک بندہ فِرِشتوں سے کہے گا: ٹھہرو! تو وہ ٹھہر جائیں گے۔ پھر ربِّ تعالٰی سے دُعا کرے گا، عرض کرے گا: اے پروردگار! تو اُس شخص کا مجھ پر احسان جانتا ہے، کیسے اس نے میری جان بچائی تھی! اے رب! اس کا مُعامَلہ (مُ۔عا۔مَ۔لَہ) مجھے سونپ دے۔ تو اللہ تعالٰی فرمائے گا وہ تیرے حوالے، پھر وہ نیک بندہ آئے گا اور اپنے (پانی پلانے والے) بھائی کا ہاتھ پکڑ کر جنّت میں لے جائے گا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ص۱٦۷حدیث ۲۹۰٦)

ایثار کی مَدَنی بہار

ایک اسلامی بہن کے ساتھ پیش آنے والی ایک **مَدَنی بہار** مختصراً عرضِ خدمت ہے: بمبئی کے ایک عَلاقے میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (پیر شریف ۲۲ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱٤۲۸ھ بمطابق 12.3.2007) کے اختتام پر ایک ذمّے دار اسلامی بہن کے پاس کسی نئی اسلامی بہن نے اپنی چپّل کی گُمشُدگی کی شکایت کی۔ ذمّے دار اسلامی بہن نے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُسے اپنی چپّل کی پیش کش کی۔ وہاں موجود ایک دوسری اسلامی بہن جن کو **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوئے ابھی تقریباً سات ہی ماہ ہوئے تھے، اُس نے آگے بڑھ کر یہ کہتے ہوئے کہ ''کیا **دعوتِ اسلامی** کی

خاطِر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!" بِاِصرار اپنی چپلیں پیش کر کے اُس نئی اسلامی بہن کو قَبول کرنے پر مجبور کر دیا اور خود پابَرَہنہ (یعنی ننگے پاؤں) گھر چلی گئی۔ رات جب سوئی تو اُس کی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنا چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے جلوہ فرما ہیں، نیز ایک **مُعَمَّر** (مُ۔عَمْ۔مَر) **مبلِّغ دعوتِ اسلامی** سر پر سبز سبز عِمامہ شریف سجائے قدموں میں حاضِر ہیں۔ **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: چپّل ایثار کرتے وَقت تمہاری زَبان سے نکلے ہوئے الفاظ "کیا دعوتِ اسلامی کی خاطِر میں اِتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!" ہمیں بَہُت پسند آئے۔ (علاوہ ازیں بھی حوصلہ افزائی فرمائی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دعوتِ اسلامی** کے "مَدَنی ماحول" میں "ایثار" کی بھی کیا خوب **مَدَ نی بہار** ہے! نیز ایثار کی فضیلت کے بھی کیا ہی انوار ہیں! دوجہاں کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُر بہار ہے: **"جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اُسے بخش دیتا ہے۔"** (اِتحافُ السّادَۃ للزَّبیدی ج۹ ص ۷۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ اپنی آخِرت کی بہتری کی خاطِر **مَدَنی قافلے** میں سفر کیلئے ہر ماہ صِرف تین دن کی قربانی نہیں دے سکتے؟ مقامِ غور ہے! **کیا دعوتِ اسلامی**

کی خاطر اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتے؟

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

یاربِّ مصطفٰے! ہمیں خوش دلی اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب ایثار کرنے کی توفیق مرحمت فرما اور ہمیں مدینۂ منوّرہ زادھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً میں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّۃ البقیع میں مدفن اور جنّۃ الفردوس میں بے حساب داخِلہ عنایت کر اور اپنے مَدَنی حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں جگہ عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل

نام غفّار ہے ترا یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''مَدَنی حُلیہ اپناؤ'' کے چودہ حُروف کی نسبت سے لباس کے 14 مَدَنی پھول

پہلے **تین فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحَظہ ہوں: ❁ جِنّ کی آنکھوں اورلوگوں کے سَتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو **بِسْمِ اللّٰه** کہہ لے۔(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ص۵۹حدیث ۲۵۰٤) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کا ذِکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنّات اس کو (یعنی شرمگاہ) دیکھ نہ سکیں گے (مراٰۃ ج ا ص ۲۶۸) ❁ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ [1] تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔(ابوداؤد ج٤ ص٥٩ حدیث ٤٠٢٣) ❁ جو باوُجُودِ قدرت اچھے کپڑے پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے، **اللہ** تَعَالٰی اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا (اَیضاً ص۳۲٦ حدیث ٤٧٧٨) ❁ **خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَةٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللہ

[1] ترجمہ: تمام تعریفیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔

تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا مبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا (کَشْفُ الْاِلْتِبـاس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشّیخ عبدالْحَقّ الدّهلَوی ص٣٦) ❁ لباس حلال کمائی سے ہواور جولباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفْل کوئی نَماز قَبول نہیں ہوتی۔ (اَیضاً ٤١) ❁ مَنْقُول ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سَراوِیل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ایسے مَرَض میں مبتَلا فرمائے گا جس کی دوا نہیں۔ (اَیضـاً ص ٣٩) ❁ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شُروع کیجئے (کہ سنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (اَیضاً ٤٣) ❁ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شُروع کیجئے ❁ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحَہ 409 پر ہے: سنّت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو (رَدُّالمُحتار ج ٩ ص ٥٧٩) ❁ سنّت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے (مراۃ ج٦ ص٩٤) ❁ مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے ❁ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے

گھٹنوں کے نیچے تک ''عورت'' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج۲ ص۹۳) اس زمانے میں بہُتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اِس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑُو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصّہ کُھلا رہتا ہے، اگر کُرتے وغیرہ سے اِس طرح چھپا ہو کہ جلد (یعنی کھال) کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ حرام ہے اور نَماز میں چوتھائی کی مِقدار کُھلا رہا تو نَماز نہ ہوگی۔ (بہارِشریعت) خُصوصاً حج وعمرے کے اِحرام والے کو اِس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے ❁ آج کل بعض لوگ سرِ عام لوگوں کے سامنے نیکر (ہاف پینٹ) پہنے پھرتے ہیں جس سے ان کے گھٹنے اور رانیں نظر آتی ہیں یہ حرام ہے، ایسوں کے کُھلے گُھٹنوں اور رانوں کی طرف نظر کرنا بھی حرام ہے۔ بالخُصوص کھیل کود کے میدان، ورزِش کرنے کے مقامات اور ساحلِ سمندر پر اِس طرح کے مناظر زیادہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مقامات پر جانے میں سخت احتیاط ضَروری ہے ❁ **تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ **تکبُّر** ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے **تکبُّر** پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو **تکبُّر** آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ **تکبُّر** بہُت بُری صِفَت ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۵۷۹، بہارِشریعت ج۳ ص۴۰۹)

مَدَنی حُلیہ

داڑھی، زُلفیں، سر پر سبز سبز عمامہ شریف (سبز رنگ گہرا یعنی ڈارک نہ ہو) کلی والا سفید کُرتا

سنّت کے مطابق آدھی پنڈلی تک لمبا، آستینیں ایک بالشت چوڑی، سینے پر دل کی جانب والی جیب میں نُمایاں مسواک، پاجامہ یا شلوار ٹخنوں سے اُوپر۔ نیز سر پر سفید چادر اور **مدنی انعامات** پر عمل کرتے ہوئے پردے میں پردہ کرنے کیلئے کتھئی چادر بھی ساتھ رہے تو مدینہ مدینہ۔

اسلامی بہنیں شرعی پردہ کریں اور ضرورتاً بالکل سادہ بغیر کڑھائی کا مَدَنی برقع استعمال کریں۔

دعائے عطّار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور **مدنی حُلیے** میں رہنے والے تمام اسلامی بھائیوں اور مدنی برقع والی اسلامی بہنوں کو سبز سبز گنبد کے سائے میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّت الفِردوس میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ **یا اللہ!** ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اُن کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و رِیش میں
لگ رہا ہے مَدَنی حُلیے میں وہ کتنا شاندار

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت** حصہ **16** اور (۲) **120** صَفحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ہدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ۔۔۔ سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ۔۔۔ ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

طالبِ غمِ مدینہ
و بقیع و مغفرت و
بے حساب جنّت
الفردوس میں آقا
کا پڑوس

۱۷ ربیع الغوث ۱۴۳۲ ھ

ماخذ ومراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	تاریخ دمشق	دار الفکر بیروت
تفسیر طبری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
تفسیر زاد المسیر	دار الفکر بیروت	مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
تفسیر در منثور	دار الفکر بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
تفسیر نسفی	دار المعرفۃ بیروت	کیمیائے سعادت	انتشارات گنجینہ تہران
تفسیر خازن	اکوڑہ خٹک	اتحاف السادۃ المتقین	دار الکتب العلمیۃ بیروت
خزائن العرفان	رضا اکیڈمی بمبئی	کشف الالتباس فی استحباب اللباس	دار احیاء العلوم باب المدینہ کراچی
صحیح بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	المواہب اللدنیۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت	درمختار	دار المعرفۃ بیروت
سنن ترمذی	دار الفکر بیروت	ردالمحتار	دار المعرفۃ بیروت
سنن ابوداود	دار احیاء التراث العربی بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
سنن ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	101 مَدَنی پھول	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	ضیائے صدقات	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فیضانِ زکوٰۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الترغیب والترہیب	دار الکتب العلمیۃ بیروت	حدائقِ بخشش	رضا اکیڈمی بمبئی

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
درود شریف کی فضیلت	1	بچے کے روزے کا اہم ترین مسئلہ	21
ایثار کی تعریف	3	اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو تب بھی	22
انگوروں کا ایثار	3	سنّتوں کے ڈنکے بجانے والو!	22
بچپن شریف کی ادائے مصطفٰے	4	آگ کے کنگن	23
ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے	5	بی بی فاطمہ کا ایثار	24
آیت کی تشریح	5	کھلانے پلانے کا عظیم الشّان ثواب	24
شکر کی بوریاں	5	انوکھا دستر خوان	25
پسندیدہ باغ	6	اپنی ضرورت کی چیز دے دینے کی فضیلت	26
عمدہ گھوڑا	8	ایثار کا ثواب مفت لوٹنے کے نسخے	27
فاروقِ اعظم کو کنیز پسند آئی تو آزاد کر دی	9	ایثار کا ثواب بے حساب جنت	28
ابوذر غِفاری کا عمدہ اونٹ	10	جب جنت کی دُعا دیتا ہوں تو مالی	
مال سے تین طرح کے فوائد ملتے ہیں	13	ایثار سے کیوں رُکوں!	28
وارث کا مال	14	بکری کی سری	29
مرض الموت میں بھی ایثار	14	قطبِ مدینہ نے ایثار کرنے والے	
سخاوت میں حیرت انگیز جلدی	15	تاجر کی حکایت بیان فرمائی	29
نیکی میں جلدی کرنی چاہئے	16	نرالے ڈاکو	30
رُقعہ پڑھے بغیر درخواست منظور کر لی	16	اپنا کھانا کتّے پر ایثار کر دیا!	32
دل دولت سے نہیں بھلائی سے خریدا جا سکتا ہے	17	کتّے کے ایثار کی عجیب حکایت	33
سخی وہ نہیں جو صرف مانگنے پر دے	18	دم توڑتے وَقت بھی ایثار!	33
دوست کی خبر گیری نہ کرنے پر افسوس	18	پانی کا ایثار کرنے والا جنّتی ہو گیا	35
نرالی مہمان نوازی	19	ایثار کی مَدَنی بہار	36
آقا دوسرے دن کے لئے کھانا نہ بچاتے	20	لباس کے 14 مَدَنی پھول	39

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) فیضانِ مدینہ بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net